از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:10 نومبر 1959

دی آفیشل لیکویڈیٹرز، یوپی یونین بینک لمیٹڈ۔

بنام

شری رامشور ناتھ اگروال

(پی بی گجیندر گڈکر، کے سبّاراؤ اور جے سی شاہ، جسٹس صاحبان)

کمپنی قانون-بینک کو بند کرنا-بند کرنے کے حکم کے بعد بینک کے احاطے کے کرایہ کے لیے مکان مالک کا دعوی-سرکاری لیکویڈیٹرز مکان مالک سے احاطے پر قبضہ کرنے اور اسے ختم کرنے کے مقاصد کے لیے استعمال نہ کرنے کو کہہ رہے ہیں-مالک مکان کا قبضہ لینے سے انکار-کیا سرکاری لیکویڈیٹر ذمہ دار ہیں-انڈین کمپنیز ایکٹ، 1913 (VII سال 1913)، دفعات 193، 230، 230 (3)—الہ آباد عدالت عالیہ کے قاعدہ 97 (فقرہ) کے ذریعے بنائے گئے کمپنی کے قواعد۔

یو۔ پی۔ یونین بینک کرایہ دار کے طور پر مدعاعلیہ کی ایک عمارت پر قابض تھا۔بینک کو بند کرنے کے حکم کی منظوری کے بعد سرکاری لیکویڈیٹروں نے بینک کے دفاتر کو احاطے سے ہٹا دیا اور مدعاعلیہ مکان مالک سے اس پر قبضہ کرنے کا مطالبہ کیا۔ مدعاعلیہ نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا کیونکہ احاطے کے ایک حصے پر کچھ خلاف ورزی کرنے والوں کا قبضہ تھا۔اس کے بعد سرکاری لیکویڈیٹروں نے بینک کو بند کرنے کے سلسلے میں عمارت میں کوئی کام نہیں کیا۔ مدعاعلیہ نے اختتامی حکم کی تاریخ سے لے کر اس تاریخ تک کے پورے کرایہ کا دعوی کیا جس پر سرکاری لیکویڈیٹروں اسے احاطے کا خالی قبضہ دیں گے۔عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ کمپنیز ایکٹ کے تحت عدالت عالیہ کی طرف سے بنائے گئے قواعد کے قاعدے 97 فقرہ کے پیش نظر مدعاعلیہ بینک کے دوسرے قرض دہندگان کے ساتھ پیشکش کے بجائے اپنی طرف سے دعوی کردہ پورے کرایہ کی وصولی کا حقدار رہے۔

کمپنی رولز کے قاعدہ 97 فقرہ اس طرح چلتی ہے:

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

بہ شرط کہ جہاں سرکاری لیکوڈیٹر ایسی عمارت میں مقیم رہے جو ایک کمپنی کو کرایے پر دی گئی ہو اور کمپنی ختم کی جارہی ہو، اس میں موجود کوئی بھی چیز ایسی جگہ کے مالک مکان کے اس حق کو متاثر نہیں کرے گی کہ وہ کمپنی یا آفیشل لیکویڈیٹر کے قبضے کی مدت کے دوران کمپنی یا آفیشل لیکویڈیٹر کے قبضے کی مدت کے دوران کرایہ کی ادائیگی کا دعویٰ کرے۔

ہائی کورٹ کے سرٹیفکیٹ کے ذریعے سرکاری لیکویڈیٹروں کی اپیل پر:

قرار پایا گیا کہ مکان مالک مدعا کرایہ کی ادائیگی کے سلسلے میں ترجیحی دعوی کرنے کا حقدار نہیں تھا کیونکہ عدالت عالیہ کے ذریعے بنائے گئے کمپنی قوائد کے قاعدہ 97 کا فقرہ مکان مالک کے اس حق کی تصدیق کرتی ہے کہ وہ ختم ہونے کی تاریخ سے واجب الادا کرایہ کی ادائیگی کا دعوی کرے لیکن اس کی ادائیگی میں ترجیحی سوال سے نمٹتا نہیں ہے، اور مزید اس وجہ سے کہ زیر بحث عمارت لیکویڈیشن کے مقصد سے لیکویڈیٹروں کے قبضے میں نہیں رہی۔

اس کے بعد اوک پٹس کولیری کمپنی،1882 باب D. 321 آیا۔

مزید قرار پایا گیا کہ کمپنیز ایکٹ 1913 کی دفعہ 230، جو ان زمروں کی وضاحت کرتی ہے جن کو ادائیگی میں ترجیح دی جانی چاہیے، مکان مالک کے واجب الادا کرایہ کو ترجیح نہیں دیتی ہے اور یہ عدالت عالیہ کے اختیار میں نہیں ہے کہ وہ اپنے قواعد کے مطابق کسی ایسے زمرے کو ترجیح دے جو اس دفعہ میں شامل نہیں ہے۔

دفعہ 193 کے تحت عدالت کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ بند کرنے کی لاگت اور اخراجات کو اس طرح کی ترجیح میں ادا کرنے کا حکم دے سکتی ہے جو وہ ان صورتوں میں مناسب سمجھے جہاں اثاثے واجبات کو پورا کرنے کے لیے ناکافی ہیں، اور دفعہ 230(3) عدالت کو یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ کمپنی کو ایسی رقوم برقرار رکھنے کی ہدایت کرے جو قرضوں کو ادا کرنے سے پہلے ہی بند کرنے کے لاگت اور اخراجات کے لیے ضروری ہو جن کے لیے دفعہ 230 کے ذریعے ترجیح دی گئی ہے۔

اگر کسی قرض کو معقول طور پر ختم کرنے کی لاگت اور اخراجات کے طور پر بیان کیا جا سکتا ہے تو عدالت اس کی ترجیحی ادائیگی کی ہدایت کر سکتی ہے، بصورت دیگر کمپنی کے اثاثوں سے دوسرے عام قرض دہندگان کے ساتھ صرف قبل از وقت ادائیگی کا دعوی کیا جا سکتا ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 28 سال 1958۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

درخواست نمبر 29 سال 1953 / کمپنی کیس نمبر 24 سال 1949 میں مذکورہ عدالت عالیہ (کمپنی دائرہ اختیار) کے 10 فروری 1954 کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہونے والی خصوصی اپیل نمبر 20 سال 1954 میں الہ آباد عدالت عالیہ کے 17 اپریل 1956 کے فیصلے اور حکم سے اپیل۔

1959. 30 اکتوبر۔ اپیل کنندہ کی طرف سے بھارت کے ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل ایچ این سنیل اور این سی سین۔ عدالت عالیہ کمپنی قوائد کا قاعدہ 97 صرف مکان مالک کو کرایہ کی ادائیگی کا دعوی کرنے کا حق دیتا ہے اور اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ یہ اسے کوئی ترجیح نہیں دیتا۔ ترجیحی سوال کو دفعہ 230 میں نمٹا گیا ہے جس میں مکان مالک کو کوئی ترجیح نہیں دی گئی ہے۔

[شاہ، جسٹس - دفعات 193 اور 203 (3) کے تحت ختم کرنے کی لاگت اور اخراجات کو اولین ترجیح دی جاتی ہے۔]

ہم نے مکان مالک کو ملکیت کی پیشکش کی اور ہم نے اختتامی حکم کے بعد احاطے کو لیکویڈیشن کے مقصد کے لیے کبھی استعمال نہیں کیا۔ لہذا مکان مالک کی طرف سے دعوی کردہ کرایہ کو ختم کرنے کی لاگت اور اخراجات کے طور پر نہیں مانا جا سکتا۔

فیصلے کے لیے اصل سوال یہ ہے کہ کیا ہم نے احاطے کو لیکویڈیشن کے مقصد کے لیے استعمال کیا۔ عدالت عالیہ نے پایا ہے کہ ہم نے ایسا نہیں کیا۔ انگلش کمپنیز ایکٹ کے تحت ایک قاعدہ ہے جو ہمارے قاعدہ 97 سے ملتا جلتا ہے لیکن انگریزی مقدمات میں سے کوئی بھی اس حد تک نہیں گیا ہے کہ لیکویڈیٹروں کو مکان مالک کے دعوی کردہ کرایہ کے لیے ذمہ دار ٹھہرایا جائے چاہے احاطے کو لیکویڈیشن کے مقصد کے لیے استعمال نہ کیا گیا ہو۔

سلک اسٹون اینڈ ڈوڈورتھ کول اینڈ آئرن کمپنی، 17 باب ڈی 158 کے معاملے میں، اوک پٹس کولیری کمپنی، (1882) باب ڈی 21 کے معاملے میں اور لیوی اینڈ کمپنی، 1919 باب ڈی 416 کے معاملے میں حوالہ دیا گیا ہے۔

اوک پٹس کیس میں یقینی طور پر کہا گیا ہے کہ مکان مالک ختم ہونے کے آغاز کے بعد سے حاصل ہونے والے مکمل کرایہ کا حقدار نہیں ہے اگر لیکویڈیٹر نے جائیداد سے چھٹکارا پانے کی کوشش سے پرہیز کرنے کے علاوہ کچھ نہیں کیا ہے۔ اس اصول کو اس معاملے میں لاگو کیا جانا چاہیے اور قاعدہ 97 کی اس طرح تشریح نہیں کی جانی چاہیے کہ مکان مالک کو کوئی ترجیح دی جائے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

جواب دہندہ کی طرف سے اے وی وشوناتھ شاستری، محترمہ ای ادیپار تنم اور ایس ایس شکلا۔ پچھلے حکم نامے کے ذریعے موتھم، جسٹس، جو اس وقت عدالت عالیہ میں کمپنی کے معاملات سے نمٹ رہے تھے، نے اس سلسلے میں ایک حکم جاری کیا کہ مکان مالک بینک کو بند کرنے کی تاریخ سے لے کر لیکویڈیٹروں سے قبضہ دینے کی تاریخ تک بینک سے کرایہ وصول کرنے کا حقدار ہے اور اس طرح کرایہ داری ختم کر دی جائے گی۔ یہ حکم عملی طور پر بینکنگ کمپنیز ایکٹ کی دفعہ 45B کے تحت منظور کیا گیا تھا اور مدعاعلیہ حکم کی مدت کے مطابق ادائیگی کا حقدار تھا جو یہ ہے کہ اسے پوری ادائیگی کی جانی چاہیے۔

[شاہ، جسٹس اس حکم کے نتیجے میں تیار کردہ ڈگری کو کیسے انجام دیا جاسکتا ہے؟ رقم کو ثابت کرنا ہو گا]

ایچ این سانیال، بھارت کے ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل، اور این سی سین، جواب میں۔ موتھم، جسٹس کا حکم محض لیکویڈیٹروں کی ذمہ داری کا اعلان کرنے کا ارادہ رکھتا ہے لیکن ترجیحی سوال کا فیصلہ نہیں کرتا ہے۔

10.1959 نومبر۔

عدالت کا فیصلہ شاہ جسٹس نے سنایا۔

شاہ جسٹس۔یو۔پی۔یونین بینک لمیٹڈ (جسے اس کے بعد بینک کہا جائے گا) آگرہ قصبے میں ایک عمارت کے کرایہ دار کے طور پر قبضے میں تھا جو مدعاعلیہ سے تعلق رکھتا تھا اور بلدیہ ٹیکس کے طور پر 325 روپے اور 10 روپے ماہانہ کرایہ پر تھا۔ بینک نے واجب الادا کرایہ کی ادائیگی میں کوتاہی کیا اور مدعاعلیہ نے تین ماہ کے لیے کرایہ کی ڈگری کے لیے آگرہ میں منصف کی عدالت میں مقدمہ نمبر 810 سال 1949 دائر کیا اور بینک کی متحرک جائیداد پر فیصلے سے پہلے ضبطی کا حکم حاصل کیا۔ منصف نے 2 دسمبر 1949 کو اپنی ڈگری کے ذریعے مقدمے کو مسترد کر دیا اور فیصلے سے پہلے ضمیمہ کے حکم کی تصدیق کی۔ دریں اثنا، 13 ستمبر 1949 کی ایک درخواست پر، الہ آباد میں بااختیار عدالتِ عالیہ نے بینک کو بند کرنے کا حکم دیا اور اپیل گزاروں کو بینک کا لیکویڈیٹر مقرر کیا گیا۔ بینک کے ملازمین نے 10 ستمبر 1949 کو احاطہ خالی کر دیا تھا، لیکن بینک کی جو جائیداد منسلک کی گئی تھی وہ مدعاعلیہ کی رضامندی سے منصف کی عدالت کے مقرر کردہ کمشنر کی طرف سے بینکنگ ہال میں رکھی گئی تھی جسے اس افسر نے سیل کر دیا تھا۔ ایسا لگتا ہے کہ احاطے کے ایک حصے پر کچھ خلاف ورزی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کرنے والوں کا قبضہ تھا۔ سرکاری لیکویڈیٹروں نے مدعاعلیہ سے احاطے پر قبضہ کرنے کا مطالبہ کیا، لیکن مؤخر الذکر نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا جب تک کہ پورے احاطے کا خالی قبضہ اسے نہ دیا جائے۔ 30 نومبر 1950 کو مدعاعلیہ نے عدالت عالیہ میں درخواست دائر کی کہ 30 ستمبر 1949 سے کرایہ کے بقایاجات کے لیے مقدمہ دائر کرنے کی اجازت دی جائے۔ جناب جسٹس موتھم، جنہوں نے درخواست کی سماعت کی، نے یہ کہتے ہوئے اجازت دینے سے انکار کر دیا کہ مدعاعلیہ جس دعوے کو مجوزہ مقدمے کے دوران سرکاری لیکویڈیٹروں کے خلاف پیش کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، اس پر اختتامی کارروائی میں فیصلہ کیا جا سکتا ہے، اور فریقین کی رضامندی سے، عالم جج اس دعوے کا فیصلہ کرنے کے لیے آگے بڑھا۔ 30 اگست 1951 کے حکم نامے کے ذریعے جناب جسٹس موتھم نے مندرجہ ذیل ہدایت دی:

"نتیجے میں.......................میرا ماننا ہے کہ درخواست گزار یکم اکتوبر 1949 سے 325 روپے فی ماہ کی شرح سے بینک سے کرایہ وصول کرنے کا حقدار ہے، اس تاریخ تک جب سرکاری لیکویڈیٹروں درخواست گزار (مکان مالک) کو احاطے کا ایسا قبضہ دیتے ہیں جو قانونی طور پر بینک کی کرایہ داری کو ختم کرے گا۔"

اس حکم کے خلاف، سرکاری لیکویڈیٹروں نے عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ میں خصوصی اپیل نمبر 17 سال 1952 کی اپیل کو ترجیح دی۔

23 اپریل 1953 کو مدعاعلیہ نے عدم اطمینان کا سرٹیفکیٹ جاری کرنے اور حکم کو الہ آباد کے سول جج کی عدالت میں عمل درآمد کے لیے منتقل کرنے کے لیے عدالت عالیہ کے جوائنٹ رجسٹرار کو درخواست دی۔ جوائنٹ رجسٹرار نے حکم نامے کی عدم اطمینان کا سرٹیفکیٹ جاری کیا اور ہدایت کی کہ اسے عمل درآمد کے لیے ضلع جج، الہ آباد کو بھیجا جائے۔ مدعاعلیہ نے سول جج، الہ آباد کی عدالت میں عمل درآمد کے لیے درخواست دائر کی، اور الہ آباد بینک میں سرکاری لیکویڈیٹروں کے کریڈٹ میں 12,000 روپے کی رقم ضبط کرنے کا حکم حاصل کیا۔ اس کے بعد سرکاری لیکویڈیٹروں نے عدالت عالیہ میں درخواست دائر کی کہ سول جج، الہ آباد کی عدالت میں زیر التواء عمل درآمد کی کارروائی کو کالعدم قرار دیا جائے اور سول جج کی طرف سے منظور کردہ سرکاری لیکویڈیٹروں کے کھاتے میں فنڈ کو ضبط کرنے کے حکم کو کالعدم قرار دیا جائے۔ درخواست کی سماعت کرنے والے جسٹس برج موہن لال نے مؤقف اختیار کیا کہ بھارتیہ کمپنیز ایکٹ 1913 دفعات 171 اور 232،

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

شق 1 کے تحت عدالت کی منظوری کے بغیر سرکاری لیکویڈیٹروں کے خلاف کارروائی شروع ہوئی اور اس کے تحت حکم دیا گیا منسلک کالعدم تھا اور ہدایت کی کہ عدم اطمینان کا سرٹیفکیٹ واپس لیا جائے۔ اس حکم کے خلاف، مدعاعلیہ نے عدالت عالیہ میں اپیل نمبر 20 سال 1954 کی خصوصی اپیل کو ترجیح دی۔ اس کے بعد اپیل نمبر 17 سال 1952 اور 20 سال 1954 کی سماعت ہوئی۔ اپیل نمبر 17 سال 1952 کو خارج کر دیا گیا اور 17 اپریل 1956 کو منظور کیے گئے ایک حکم کے ذریعے عدالت عالیہ نے جناب جسٹس برج موہن لال کے حکم میں جزوی طور پر ترمیم کی، اور سرکاری لیکویڈیٹروں کو ہدایت کی کہ وہ مدعاعلیہ کو وہ پوری رقم ادا کریں جو یکم اکتوبر 1949 کے بعد اس کے واجب الادا تھی۔

عدالت عالیہ کا خیال تھا کہ سرکاری لیکویڈیٹروں نے بینک کے احاطے کو اپنے قبضے میں رکھا ہوا ہے، عدالت عالیہ کے ذریعے بنائے گئے قاعدہ 97 کی فقرہ کے مطابق، مدعاعلیہ اپنے واجب الادا کرایہ کو مکمل طور پر وصول کرنے کا حقدار ہے اور وہ بینک کے اثاثوں کو دوسرے عام قرض دہندگان کے ساتھ حصص کا ذمہ دار نہیں ہے۔ عدالت عالیہ کے ذریعے منظور کردہ حکم کے خلاف، اس اپیل کو عدالت عالیہ کے سرٹیفکیٹ کے ساتھ ترجیح دی گئی ہے۔

اپنے حکم سے جناب جسٹس موتھم نے صرف یکم اکتوبر 1949 سے واجب الادا کرایہ ادا کرنے کی بینک کی ذمہ داری کا اعلان کیا: رقم کی ادائیگی کے لیے کوئی ہدایت نہیں ہے، اور مدعاعلیہ کے وکیل کی طرف سے اٹھائی گئی درخواست پر غور کرنا ضروری نہیں ہے کہ حکم عملی طور پر بینکنگ کمپنیز ایکٹ کی دفعہ 45-B کے تحت ایک ہے، مدعاعلیہ حکم کی مدت کے مطابق ادائیگی کا حقدار تھا۔ قیود میں حکم ذمہ داری کا اعلان کرتا ہے اور مدعاعلیہ اور بینک کے دیگر قرض دہندگان کے درمیان ترجیحی سوال کا فیصلہ نہیں کرتا ہے۔

کمپنیز ایکٹ نمبر I سال 1957 کی دفعہ 647 کے تحت، اس ایکٹ کے نافذ ہونے سے پہلے ہی بینک کو بند کرنا شروع ہو گیا تھا، انڈین کمپنیز ایکٹ نمبر VII سال 1913 میں شامل بندش کے بارے میں دفعات بینک پر اسی طرح لاگو ہوتی رہتی ہیں اور انہی حالات میں جیسے ایکٹ I سال 1957 منظور نہیں ہوا تھا۔ بھارتیہ کمپنیز ایکٹ، 1913 کے دفعہ 230 کے ذریعے، دیگر تمام قرضوں کو ترجیح دیتے ہوئے بند کرنے میں مخصوص زمروں کے قرضوں کی ادائیگی کے لیے التزام کیا گیا ہے؛ لیکن مکان

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مالک کا واجب الادا کرایہ ایسے قرضوں میں سے ایک نہیں ہے جس کو دفعہ 230 کے ذریعے ترجیح دی گئی ہو۔عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ کمپنی رولز کے قاعدہ 97 کے مطابق، یہ فراہم کیا گیا تھا،

"جب کوئی کرایہ یا دیگر ادائیگی مقررہ مدت پر واجب الادا ہو، اور ختم کرنے کا حکم یا قرارداد ایسی مدتوں میں سے کسی ایک کے علاوہ کسی اور وقت کی جائے تو کرایہ یا ادائیگی کے حقدار افراد اختتامی حکم یا قرارداد کی تاریخ تک اس کے متناسب حصے کے لیے اس طرح ثابت ہو سکتے ہیں جیسے کہ کرایہ یا ادائیگی دن بہ دن بڑھ رہی ہو:

بشرطیکہ جہاں سرکاری لیکویڈیٹر کسی ایسی کمپنی کے زیر قبضہ احاطے پر قابض رہے جسے ختم کیا جا رہا ہو، اس میں موجود کوئی بھی چیز ایسی جگہ کے مالک مکان کے کمپنی کی طرف سے ادائیگی کا دعویٰ کرنے کے حق کو متاثر یا تعصب نہیں کرے گی، یا کمپنی یا آفیشل لیکویڈیٹر کے قبضے کی مدت کے دوران کرایہ کے سرکاری لیکویڈیٹر کے حق کو متاثر نہیں کرے گی۔"

سرکاری لیکویڈیٹروں کے قبضے میں رہنے والے احاطے کے سلسلے میں واجب الادا کرایہ کے لیے، مدعا علیہ ترجیحی ادائیگی کا حقدار تھا۔ قاعدے کا عملی حصہ ختم ہونے کی تاریخ تک بقایاجات میں کرایہ یا دیگر ادائیگی سے متعلق ہے۔اس فقرے کے ذریعے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ مکان مالک کا کمپنی کی طرف سے اس کے بعد واجب الادا کرایہ کی ادائیگی کا فقرہ کرنے کا حق متعصبانہ نہیں ہے۔ فقرہ محض مکان مالک کے اس حق کی تصدیق کرتی ہے کہ وہ ختم ہونے کی تاریخ سے واجب الادا کرایہ کی ادائیگی کا دعوی کرے۔ یہ قرضوں کی ادائیگی میں ترجیح کے کسی بھی سوال سے نمٹتا نہیں ہے۔بھارتیہ کمپنیز ایکٹ، 1913 کی دفعہ 246 کے ذریعے، عدالت عالیہ کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ کمپنی کو ختم کرنے اور کچھ دیگر معاملات کے لیے کارروائی کے طریقے سے متعلق ایکٹ اور مجموع ضابطہ دیوانی کے مطابق قواعد بنائے۔ قانون سازیہ نے دفعہ 230 کے ذریعے یہ تجویز کیا ہے کہ قرضوں کے کچھ مخصوص زمرے کمپنی کے واجب الادا دیگر قرضوں پر ترجیح کے لیے درجہ بندی کریں گے اور یہ عدالت عالیہ کے اختیار میں نہیں ہے کہ وہ ادائیگی میں ترجیحی زمرے کو قاعدے کے ذریعے تجویز کرے جو اس دفعہ میں شامل نہیں ہے۔ایکٹ کے دفعہ 193 کے ذریعے، عدالت کو واجبات کو پورا کرنے کے لیے اثاثے ناقابل برداشت ہونے کی صورت میں، اثاثوں میں سے، بندش میں ہونے والے اخراجات، چارجز اور اخراجات کی فوقیت کی ترتیب میں ادائیگی کا حکم دینے کا بلاشبہ اختیار حاصل ہے جیسا کہ عدالت مناسب سمجھتی ہے، اور دفعہ 230 ذیلی شق 3 کے ذریعے دیے گئے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے، عدالت کمپنی کو ایسی رقوم کو برقرار رکھنے کی ہدایت کر سکتی ہے جو قرضوں کو ادا کرنے سے پہلے کمپنی کو بند کرنے کی لاگت اور اخراجات کے لیے ضروری ہو جن کے سلسلے میں دفعہ 230 کے ذریعے ترجیح مقرر کی گئی ہے۔ اگر اس لیے کوئی ایسا قرض ہے جو معقول طور پر کمپنی کو بند کرنے کی لاگت اور اخراجات کی تفصیل کے اندر آتا ہے، تو عدالت اس قرض کی ادائیگی میں ترجیح فراہم کر سکتی ہے جیسا کہ وہ مناسب سمجھتی ہے۔

کمپنی کو ختم کرنے میں، لیکویڈیٹروں کے لیے یہ کھلا ہے کہ وہ بھاری معاہدوں، کمپنیوں میں حصص یا اسٹاک، غیر منافع بخش معاہدوں یا کسی ایسی دوسری جائیداد کے بوجھ سے دوچار زمین کا دعوی کریں جو نا قابل فروخت ہو یا آسانی سے فروخت کے قابل نہ ہو۔ دستبرداری اس بات کا تعین کرنے کے لیے کام کرتی ہے کہ دستبرداری کی تاریخ سے کمپنی کے حقوق، مفادات اور واجبات اور کمپنی کی جائیداد، ناجائز ملکیت میں یا اس کے سلسلے میں۔ دفعہ 230-A، شق 4 کے مطابق، آزادی ان افراد کے لیے محفوظ ہے جو جائیداد میں دلچسپی رکھتے ہیں جس کے لیے لیکویڈیٹر کو یہ فیصلہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے کہ وہ دعوی کرے گا یا نہیں۔ دفعہ 230-A کی ذیلی دفعہ 5 کے تحت عدالت کے لیے یہ بھی کھلا ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کی درخواست پر جو فائدہ کا حقدار ہو یا کمپنی کے ساتھ کیے گئے معاہدے کے بوجھ کے تابع ہو، معاہدے کو اس طرح کی قیود پر منسوخ کرنے کا حکم دے تاکہ معاہدوں کی عدم کارکردگی کے لیے نقصانات کی ادائیگی ہو۔ یہ واضح ہے کہ کمپنی کے بقایا معاہدے ختم ہونے پر عملی طور پر غیر فعال نہیں ہوتے ہیں۔ معاہدے اس وقت تک پابند رہتے ہیں جب تک کہ دفعہ 230-A کے ذریعہ فراہم کردہ انداز میں دستبرداری یا منسوخی نہ ہو؛ لیکن ان معاہدوں کے تحت ہونے والی ذمہ داری محض ایک عام قرض ہے جو دوسرے قرض دہندگان کے ساتھ ادائیگی کے دعوے کے لیے درجہ بندی کرتی ہے۔ اگر قرض کو معقول طور پر کمپنی کو بند کرنے کی لاگت اور اخراجات کی تفصیل کے اندر آتا ہوا سمجھا جائے تو عدالت کے لیے یہ ہدایت دینے کے لیے کھلا ہے کہ اس کے سلسلے میں ترجیحی ادائیگی کی جائے؛ بصورت دیگر قرض کا دعوی کمپنی کے اثاثوں سے دوسرے عام قرض دہندگان کے ساتھ کیا جائے گا۔

انگلینڈ کی عدالتوں کی طرف سے امتیاز کیا گیا ہے جہاں کمپنیز ایکٹ کی متعلقہ توضیعات کافی حد تک ایک جیسی ہیں کہ اگر لیکویڈیٹر اثاثوں کی بہتر وصولی کے مقصد سے کرایہ دار کے قبضے میں رہتا ہے، تو اجارے دار کرایہ کی مکمل ادائیگی کا حقدار ہو گا، لیکویڈیٹر کے مناسب اخراجات کے حصے کے طور پر؛ لیکن جیسا کہ لارڈ جسٹس لنڈلے نے اوک پٹس کولیری کمپنیز ([1]) کے معاملے میں مشاہدہ کیا،

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

"ابھی تک کوئی اتھارٹی یہ فیصلہ کرنے کی حد تک نہیں پہنچی ہے کہ مکان مالک کو ختم کرنے کے آغاز کے بعد سے حاصل ہونے والے پورے کرایے میں تقسیم کرنے یا ادا کرنے کا حق ہے، جہاں لیکویڈیٹر نے اس جائیداد سے چھٹکارا پانے کی کوشش سے گریز کرنے کے علاوہ کچھ نہیں کیا ہے جو کمپنی پٹہ دار کے طور پر رکھتی ہے۔"

واضح طور پر ایسی جائیداد کے درمیان فرق کیا جاتا ہے جو ختم ہونے کے بعد لیکویڈیٹر کے قبضے میں رہتی ہے جب قبضہ لیکویڈیشن کے مقصد کے لیے دکھایا جاتا ہے اور ایسی جائیداد جو صرف لیکویڈیٹر کے پاس رہتی ہے، اس نے اس سے چھٹکارا پانے کی کوشش سے گریز کیا ہے اور یہ ظاہر نہیں ہوتا ہے یا یہ نہیں دکھایا گیا ہے کہ جائیداد کو ختم کرنے کے مقصد کے لیے استعمال کیا گیا تھا۔

عدالت عالیہ نے اس حقیقت پر مؤقف اختیار کیا کہ لیکویڈیٹروں احاطے کو بند کرنے کے مقصد سے نہیں بلکہ اس لیے قبضے میں رہے کیونکہ وہ اپنی تمام خواہشات کے باوجود احاطے سے چھٹکارا پانے کا کوئی مناسب طریقہ نہیں سوچ سکتے تھے۔"اس بات کی نشاندہی کی گئی کہ بینک نے اپنا کاروبار بند کر دیا تھا اور لیکویڈیٹروں بند ہونے کے بعد کوئی کاروبار نہیں کر رہے تھے اور لیکویڈیٹروں نے جائیدادوں کو لیکویڈیشن کے مقصد سے استعمال نہیں کیا تھا۔شواہد پر عدالت عالیہ کے اس نتیجے کو چیلنج نہیں کیا گیا ہے۔جائیداد لیکویڈیشن کے مقصد سے لیکویڈیٹروں کے پاس نہ رہنے کی وجہ سے، جب تک کہ عدالت یہ حکم نہ دے کہ یہ قرض لیکویڈیشن کی لاگت اور اخراجات کا حصہ ہے، ختم ہونے کی تاریخ سے واجب الادا کرایہ کا دوسرے عام قرضوں پر ترجیحی طور پر دعوی نہیں کیا جا سکتا۔

لہذا ہم عدالت عالیہ سے اتفاق کرنے سے قاصر ہیں کہ کمپنی قوائد کے قاعدہ 97 کے تحت، اگر احاطہ لیکویڈیٹروں کے قبضے میں رہا، نہ کہ ختم کرنے کے مقصد سے، مکان مالک کرایہ کی ادائیگی کے سلسلے میں ترجیح کا حقدار ہے۔ہماری طرف سے لیے گئے نقطہ نظر پر، اپیل کی اجازت دی جائے گی، عدالت عالیہ کے ذریعے منظور کردہ حکم کو کالعدم قرار دیا جائے گا اور جناب جسٹس برج موہن لال کے ذریعے منظور کردہ حکم کو اس عدالت اور عدالت عالیہ میں اخراجات کے ساتھ بحال کیا جائے گا۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document